مولای صلِّ وسلِّم دائمًا ابدًا   درسِ حدیث   علٰی حبیبک خیر الخلق کلھم

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' شارع رائیونڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین (ادارہ)

جو عمر غفلت میں گزر گئی اس کی تلافی کیسے ہو ؟

نبی علیہ السلام کی جانوروں پر شفقت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

(درسِ حدیث نمبر ٤٥ ٢٤ رمضان المبارک ١٤٠٢ھ/ ١٦ جولائی ١٩٨٢ء)

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ ہم آقائے نامدار ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَیْہِ کِسَاءٌ کہ ایک شخص آئے انہوں نے چادر اوڑھ رکھی تھی وَفِیْ یَدِہٖ شَیْءٌ ان کے ہاتھ میں کچھ تھا قَدِ الْتَفَّ عَلَیْہِ اسے انہوں نے لپیٹ رکھا تھا، ایسی ایک چیز لے کر ایک صحابی آئے، چادر ہے ہاتھ میں کچھ ہے اور چادر سے اوپر سے لپیٹ رکھا ہے اسے ! انہوں نے عرض کیا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَرَرْتُ بِغَیْضَۃِ شَجَرٍ میں درختوں کے ایک بہت بڑے جھنڈ میں سے گزر رہا تھا تو میں نے اس جھنڈ میں آواز سنی کہ بچے بول رہے ہیں ایک چڑیا کے، میں نے پکڑ کے انہیں اپنی چادر میں رکھ لیا اور جب میں نے انہیں چادر میں رکھ لیا تو ان کی ماں آئی اِسْتَدَارَتْ عَلٰی رَأْسِیْ وہ میرے سر کے گرد ایسے گھومنے لگی چکر کاٹنے لگی فَکَشَفْتُ لَھَا عَنْھُنَّ میں نے انہیں یوں کھول دیا جب میں نے وہ چادر ہٹادی اوپر سے فَوَقَعَتْ عَلَیْھِنَّ یہ جو تھی یہ اوپر سے ان بچوں کے پاس آگئی فَلَفَفْتُھُنَّ بِکِسَائِیْ میں نے ان کو اپنی چادر میں لپیٹ رکھا ہے فَھُنَّ اُولَاءِ مَعِیْ یہ جو میری چادر میں ہے یہ وہی ہیں لپٹے ہوئے !

آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا کہ یہ یہاں رکھ دو، رکھ دیا سامنے اور جوان کی ماں تھی وہ نہیں جاتی تھی اور وہ بچے اڑ نہیں سکتے تھے تو ماں ان سے الگ نہ ہو سکی، وہ برابر ادھر اور ادھر چکر کاٹتی رہی، وہ جا ہی نہیں سکتی تھی انہیں چھوڑ کر ! صحابہ کرامؓ موجود تھے، آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو یہ جوان جانوروں کے بچوں کی ماں ہے، یہ جو پرندے ہیں جو انڈے سے پیدا ہوتے ہیں گویا ایک طرح سے بالواسطہ پیدا ہوتے ہیں ! اور اس کے دل میں یہ حالت ہے رحم کی اور شفقت کی اپنے بچوں کے لیے کہ وہ الگ نہیں ہو سکتی ! !

تو ارشاد فرمایا فَوَ الَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق نبی بنا کر بھیجا ہے سچا پیغام دے کر بھیجا ہے لَلّٰـهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ اُمِّ الْاَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ ان سے زیادہ رحمت فرماتے ہیں جتنی یہ جانور اپنے بچوں پر !

پھر ارشاد فرمایا کہ اِرْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰی تَضَعَهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَخَذْتَهُنَّ انہیں لے جاؤ جہاں سے اٹھایا ہے اسی جگہ رکھ کر آؤ اور ان کی ماں کو بھی اسی جگہ رکھ کر آؤ فَرَجَعَ بِهِنَّ [1] وہ صحابی انہیں واپس لے گئے کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے تکلیف ہو رہی تھی ان پرندوں کو ! تو اتنے چھوٹے چھوٹے جانوروں پر بھی رحم فرمانا اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے تو جو تر جگر ہے جاندار ہے اس پر ترس کھایا جائے تو اس پر خدا کے یہاں سے اجر ملتا ہے فِیْ کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ [2]

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آپ کا کسی جگہ سفر میں گزر ہوا تو اس بستی والوں سے پوچھا کہ آپ کون لوگ ہیں ؟ انہوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں، ایک عورت ان میں سے ہنڈیا پکا رہی تھی اور آگ جلا رکھی تھی ایک بچہ بھی پاس تھا، اب ہنڈیا پکاتے ہوئے ہوا آتی تھی تو بعض دفعہ آگ کی لپٹ تیز ہو جاتی تھی، جب لپٹ تیز ہوتی تھی تو یہ اپنے بچے کو پیچھے ہٹا لیتی تھی !

ایک اشکال :

ایک عورت نبی کریم علیہ الصلوٰة والتسلیم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی

---

[1] مشکوٰة المصابیح کتاب الدعوات رقم الحدیث ٢٣٧٧ [2] ایضًا کتاب الزکوٰة رقم الحدیث ١٩٠٢

اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ آپ اللہ کے رسول ہیں ؟ قَالَ نَعَمْ فرمایا کہ ہاں قَالَتْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ اَلَیْسَ اللّٰہُ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ مجھے بتلایئے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ رحم فرمانے والا نہیں ہے، وہ سب سے زیادہ رحمتوں والا نہیں ہے ؟ فرمایا بلاشبہ ! قَالَتْ اَلَیْسَ اللّٰہُ اَرْحَمَ بِعِبَادِہٖ مِنَ الاُمِّ بِوَلَدِھَا کیا اللہ تعالیٰ ماں کی بہ نسبت جیسے ماں اولاد پر رحم کرتی ہے شفقت کرتی ہے، اس سے زیادہ رحم فرمانے والا نہیں ہے ؟ قَالَ بَلٰی آقائے نامدار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں ! وہ کہنے لگی اِنَّ الاُمَّ لَا تُلْقِیْ وَلَدَھَا فِی النَّارِ ماں تو اپنے بچے کو کبھی آگ میں نہیں ڈال سکتی ! بہت سمجھدار کوئی عورت معلوم ہوتی تھی اس نے بہت اچھے طریقے سے بات کی ہے اور یہ اس نے اشکال پیش کیا ؟

جواب :

فَاَکَبَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْکِیْ تو جنابِ رسول اللہ ﷺ جھک گئے اور روتے رہے پھر آپ نے سر مبارک اُٹھایا اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِہٖ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِیْ یَتَمَرَّدُ عَلَی اللّٰہِ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں صرف ان ہی کو عذاب دیتے ہیں ان ہی کو سزا دیتے ہیں کہ جو سرکشی میں مبتلا ہو جائیں اور سرکشی بھی اللہ پر، اللہ کے احکام کے بالمقابل سرکشی دکھاتا ہے یَتَمَرَّدُ عَلَی اللّٰہِ اور وہ کلمہ بھی نہیں پڑھتا ، اسلام بھی نہیں قبول کرتا ، اللہ کو ایک بھی نہیں مانتا وَاَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ [1] تو ایسی صورت میں اس خاص صورت میں عذاب دیتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بہت زیادہ ہیں ! ! !

برائی میں گزری زندگی کی تلافی کیسے ہو سکتی ہے ؟

ایسا موقع ہو اگر کہ سارا وقت گزر گیا ہو (یعنی ساری زندگی گزر گئی ہو) اور وقت ہی تھوڑا رہ گیا ہو ویسے بھی انسان کو یہ کب پتا ہے کہ کتنا وقت کس کا باقی رہ گیا، (اس گزرے) وقت کی اصلاح اور مکافات کا طریقہ کیا ہو سکتا ہے اسلام میں ؟

---

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات رقم الحدیث ۲۳۷۸

اس کا طریقہ اسلام میں استغفار ہی بتلایا گیا کہ جو کچھ انسان سے تقصیر ہوچکی ہے جو غفلتیں ہوتی رہی ہیں ان سب کی تلافی کیسے ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بھی درست ہوجائے اور ان غفلتوں کی تلافی بھی ہوجائے، یہ کیسے ہوسکتا ہے ؟ اس کا طریقہ صرف یہی ہے کہ انسان استغفار کرے اور پچھتائے، اپنے برے اعمال پر نظر رکھتا رہے ان سے توبہ کرتا رہے کہ میں نے یہ غلط کام کیے !

''غفلت'' علماءِ ربانیین کی رائے میں :

جو وقت غفلت میں ضائع ہوا ہے صوفی تو اسے بھی گناہ ہی کہتے ہیں اور بعض صوفی تو یہ کہتے ہیں کہ یہ تو کفر ہے ! انسان سانس لے اور خدا کو یاد نہ کرے یہ تو کفر ہے ! !

و آن دم کافر است اما نہاں است

ہر آنکہ غافل از وے یک زماں است [۱]

جو آدمی ذرا سی دیر بھی غافل ہے اس وقت وہ کافر ہے ! لیکن بات یہ ہے کہ اس کا جو کفر ہے وہ چھپا ہوا ہے اندر ہے نظر نہیں آرہا ! (جو صوفیاء ہیں بہت بڑے لوگ ہیں) انہوں نے تو اس غفلت کو بھی اتنا بڑا گناہ قرار دیا ہے، کہتے ہیں یہ تو کفر ہے اور ابن فارض بھی کہتے ہیں

فَلَوْ خَطَرَتْ لِیْ مِنْ سِوَاكَ اِرَادَةٌ عَلٰی خَاطِرِیْ سَهْوًا قَضَیْتُ بِرِدَّتِیْ

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مجذوب تھے یا محو تھے، محویت جیسا عالم رہتا ہو انہیں، کہتے ہیں فَلَوْ خَطَرَتْ لِیْ مِنْ سِوَاكَ اِرَادَةٌ اگر تیرے سوا کسی اور کا خیال بھی آجائے میرے ذہن میں بھول کر بھی قَضَیْتُ بِرِدَّتِیْ تو میں تو کہوں گا کہ میں مرتد ہوگیا اسلام سے ہی گویا پھر گیا ! اَلْعَیَاذُ بِاللّٰهِ

تو ان لوگوں کے نزدیک تو غفلت بھی گناہ ہے اور پھر جو آدمی غفلت سے آگے غفلت میں مبتلا ہے وہ تو پھر نیچے کے درجے کا ہوگیا پھر اور درجہ گرتے گرتے یہ کہ گناہ ہی میں مبتلا ہوگیا ! ! تو بس اس کے لیے تو پھر استغفار ہی ایک چیز ہوسکتی ہے قرآنِ پاک میں آیا ہے

﴿ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ ﴾ [۲]

---

[۱] جو بھی اللہ سے ایک گھڑی کے لیے غافل ہو وہ اس گھڑی میں کافر ہے اگر چہ چھپا ہوا کافر ہے [۲] الفرقان : ۷۰

کوئی توبہ کرے ایمان قبول کرے نیک کام کرے ایسے لوگوں کے جو گناہ ہوتے ہیں ان کو بھی بدل کر اللہ نیکیاں بنا دیتا ہے ! تو استغفار ایک بہت بڑی دولت ہے، بہت بڑا دروازہ ہے اور بہت بڑی نعمت ہے جو اللہ نے بتلائی ہے جنابِ رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ سے، کیونکہ وہاں کی باتیں عقل سے معلوم نہیں ہو سکتیں عقل وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتی وہ تو بالکل غیب کی چیزیں ہیں تو ان کو بتلانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنابِ رسول اللہ ﷺ کو بھیجا اور آپ نے ہمیں یہ تعلیم دی !

اب جو رمضان کے دن گزر گئے ہیں عبادت میں تو شکر کرنا چاہیے جو اس نے اتنی توفیق دی اور جو غفلت میں گزر گئے ہیں ان کے بارے میں استغفار کرنا چاہیے اور آئندہ کے لیے اس سے توفیق مانگنی چاہیے کہ وہ ہمیں اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں ایمانِ کامل عطا فرمائے، معرفت نصیب فرمائے، دوامِ حضور، دوامِ ثبوت اور دوامِ مشاہدہ نصیب فرمائے اور آخرت میں ہمیں جنابِ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محشور فرمائے، آمین ۔ اختتامی دعا..............................(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ ستمبر ۱۹۹۶ء)

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ

کے آڈیو بیانات (درسِ حدیث) جامعہ کی ویب سائٹ پر سنے اور پڑھے جا سکتے ہیں

https://www.jamiamadniajadeed.org/bayanat/bayan.php?author=1